عید میلاد النبی کے موقع پرتقسیم کردہ کھانے کا حکم؟

حكم أكل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

(أردو-الأردية-urdu)

محمد صالح المنجد

مراجعہ

شفیق الرحمن ضیاء اللہ مدنی

1430ھ - 2009م

حكم أكل الطعام الذي يوزع يوم المولد النبوي الشريف

محمد صالح المنجد

مراجعة

شفيق الرحمن ضياء الله المدني

1430هـ - 2009م

بسم اللہ الرحمن الرحیم

میلاد النبی کے روز تقسم کردہ اشیاء کے کھانے کا حکم

کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد کے سلسلہ میں تقسیم کردہ اشیاء اورکھانے وغیرہ کھانا جائز ہیں؟

کچھ لوگ اسکی دلیل یہ دیتے ہیں کہ ابولہب نے جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی میلاد میں لونڈی آزاد کی تواللہ تعالی نے اس روزاسکے عذاب میں کمی کردی؟

الحمد للہ:

اولاً:

شریعت اسلامیہ میں کوئی ایسی عید نہیں جسے عید میلاد النبی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہو، صحابہ کرام اور تابعین عظام حتی کہ آئمہ اربعہ اور دوسرے بھی اپنےدین میں اس دن کو جانتے تك نہ تھے، بلکہ اس عید کو تو باطنیہ میں سے بعض جاہل اور بدعتی لوگوں نے ایجاد کیا، اور پھر لوگ اس بدعت پر عمل کرنے لگے اور ہر دور اورہر جگہ علماء کرام اس کو برا جانتے اور اس سے روکتے رہےہیں.

اس بدعت کے متعلق تفصیلی انکار ہماری اسی ویب سائٹ پر درج ذیل سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکا ہے آپ ان کا مطالعہ ضرور کریں:

سوال نمبر (۱۰۰۷۰) اور (۱۳۸۱۰) اور (۷۰۳۱۷).

دوم:

اس بنا پر جو اعمال بھی لوگ اس دن کے ساتھ خاص کرتے ہیں وہ حرام اور بدعی اعمال میں شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہماری اس شریعت میں اس بدعتی عید کو جاری کرنا چاہتے ہیں، مثلا جشن منانا یا کھانے وغیرہ تقسیم کرنے جیسےاعمال.

شیخ فوزان حفظہ اللہ اپنی کتاب " البیان لاخطاء بعض الکتاب " میں بیان کرتے ہیں: کتاب و سنت میں اللہ تعالی کی شریعت اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع و پیروی اور دین اسلام میں بدعات ایجاد کرنے سے باز رہنے کے بارے میں جو کچھ وارد ہے وہ کسی پر مخفی نہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:¼ قُلْ قِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ « [آل عمران: ٣١]

"کہہ دیجئے اگر تم اللہ تعالی سے محبت کرنا چاہتے ہو تو پھر میری (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی پیروی و اتباع کرو، اللہ تعالی تم سے محبت کرنے لگے گا، اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا"

اور ایك مقام پر ارشاد باری تعالی ہے: ¼ اتَّبِعُواْ مَا أُنزِلَ إِلَيْكُم مِّن رَّبِّكُمْ وَلاَ تَتَّبِعُواْ مِن دُونِهِ أَوْلِيَاء قَلِيلاً مَّا تَذَكَّرُونَ« [الأعراف:٣]

"جو تمہارے رب کی طرف سے تمہاری طرف نازل ہوا ہے اس کی اتباع اور پیروی کرو، اور اللہ تعالی کو چھوڑ کر من گھڑت سرپرستوں کی اتباع و پیروی مت کرو، تم لوگ بہت ہی کم نصیحت پکڑتے ہو"

اور ایك مقام پر فرمان باری تعالی کچھ اس طرح ہے: ¼وَأَنَّ هَذَا صِرَاطِي مُسْتَقِيمًا فَاتَّبِعُوهُ وَلاَ تَتَّبِعُواْ السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَن سَبِيلِهِ «[الأنعام:١٥٣]

"اور یہ کہ یہ دین میرا راستہ ہے جو مستقیم ہے، سو اسی کی پیروی کرو، اور اسی پر چلو، اس کے علاوہ دوسرے راستوں کی پیروی مت کرو، وہ تمہیں اللہ کے راستہ سے جدا کردیں گے"

اور حدیث شریف میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" بلا شبہ سب سے سچی بات اللہ تعالی کی کتاب ہے، اور سب سے بہتر ہدایت و راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے، اور سب سے برے امور اس دین میں بدعات کی ایجاد ہے"

اور ایك دوسری حدیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جس نے بھی ہمارے اس دین میں کوئی ایسا کام ایجاد کیا جو اس میں سے نہیں تو وہ کام مردود ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (٢٦٩٧) صحیح مسلم حدیث نمبر (١٧١٨)

اور مسلم شریف میں روایت میں ہے کہ:

" جس نے بھی کوئی ایسا عمل کیا جس پر ہمارا حکم نہیں تو وہ عمل مردود ہے"

اور لوگوں نے جو بدعات ایجاد کی ہیں ان میں ربیع الاول کے مہینہ میں میلاد النبی کا جشن منانا بھی شامل ہے اور لوگ اس جشن کو منانے میں کئی انواع اور اقسام میں تقسیم ہوتے ہیں:

کچھ لوگ تو صرف اس جشن کو اجتماع بناتے ہیں اور اس میں اکٹھے ہو کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا قصہ پڑھتے ہیں، یا پھر اس مناسبت سے تقاریر اور قصیدے پڑھتے ہیں.

اور کچھ لوگ اس مناسبت سے کھانا وغیرہ اور مٹھائی تیار کر کے حاضرین کو پیش کرتے ہیں.

اور کچھ لوگ مساجد میں قیام کرتے ہیں، اور کچھ لوگ اپنے گھروں میں قیام اور عبادت کرتے ہیں.

اور کچھ ایسے بھی ہیں جو مندرجہ بالا امور پر ہی اقتصار اور بس نہیں کرتے بلکہ ان کا یہ اجتماع امور حرام اور برائیوں پر مشتمل ہوتا ہے جس میں مرد و عورت کا اختلاط اور رقص وسرور کی محفل اور گانا بجانا بھی شامل ہے، یا پھر وہ شرکیہ اعمال مثلا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے استغاثہ اور آپ کو دشمن کے خلاف مدد کےلیے پکارتےہیں.

اور یہ سب اشکال و انواع اور اس کے کرنے والوں کے مختلف اغراض و مقاصد مختلف ہونے کے باوجود بلاشك و شبہ یہ حرام اور بدعت ہے جو دین میں قرون مفضلہ کے کئی دور کے بعد ایجاد کی گئی ہے.

اس بدعت کو ایجاد کرنے والا سب سے پہلا شخص ملك المظفر ابو سعید کوکپوری ہے جو چھٹی صدی کے آخر یا ساتویں صدی کےشروع میں اربل کا بادشاہ تھا، جیسا کہ مؤرخین مثلا ابن کثیر اور ابن خلکان وغیرہ نے ذکر کیا ہے.

اور ابو شامہ کہتے ہیں:

موصل میں اس کو منانے والا سب سے پہلا شخص عمر بن محمد ملا تھا جو صالحین میں سے ایك مشہور صالح تھا، اور اربل کے بادشاہ نے اس کی پیروی میں یہ جشن منایا تھا.

دیکھیں: البیان لاخطاء بعض الکتاب (٢٦٨ - ٢٧٠).

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ ابو سعید کوکپوری کے ترجمہ میں کہتے ہیں:

" یہ شخص ربیع الاول میں میلاد النبی کا بہت بڑا جشن منایا کرتا تھا...

پھر کہتے ہیں: سبط کا کہنا ہے: مظفر کے جشن میلاد النبی میں حاضر ہونے والوں میں سے ایك کا بیان ہے کہ: اس جشن اور کھانے میں ملك مظفر پانچ ہزار بکرے اور دس ہزار مرغیاں بھون کر اور ایك لاکھ زبدیہ اور تیس ہزار حلوے کی پلیٹیں پیش کرتا....

یہاں تك کہتے ہیں:

اور صوفیوں کے لیے ظہر سے فجر تك محفل سماع قائم کرتا اور ان کے ساتھ خود بھی رقص کرتا تھا " اھـ

دیکھیں: البداية والنهايةلابن كثير (١٣ / ١٣٧).

اور " وفیات الاعیان " میں ابن خلکان کہتے ہیں:

اور جب صفر شروع ہوتا تو وہ ان قبوں کو بیش قیمت اشیاء سے مزین کرتے، اور ہر قبہ میں مختلف قسم کے گروپ بیٹھ جاتے، ایك گروپ گانے والوں کا، اور ایك گروپ کھیل تماشہ کرنے والوں کا، ان قبوں میں سے کوئی بھی قبہ خالی نہ رہنے دیتے، بلکہ اس میں وہ گروپ ترتیب دئے ہوتےتھے.

اور اس دوران لوگوں کے کام کاج بند ہوتے، اور صرف ان قبوں اور خیموں میں جا کر گھومنے پھرنے کے علاوہ کوئی اور کام نہ کرتے...

اس کے بعد وہ یہاں تك کہتے ہیں:

اور جب جشن میلاد میں ایك یا دو روز باقی رہتے تو اونٹ، گائے، اور بکریاں وغیرہ کی بہت زیادہ تعداد باہر نکالتے جن کا وصف بیان سے باہر ہے، اور جتنے ڈھول، اور گانے بجانے، اور کھیل تماشے کے آلات اس کے پاس تھے وہ سب ان کے ساتھ لا کر انہیں میدان میں لے آتے...

اس کے بعد یہ کہتے ہیں:

اور جب میلاد کی رات ہوتی تو قلعہ میں نماز مغرب کے بعد محفل سماع منعقد کرتا. دیکھیں: وفیات الاعیان لابن خلکان (۳ / ۲۷٤).

تو پھر اس دن بدعتی لوگ جو سب سے بڑا کام کرتے ہیں اور اس کا احیاء کرتے ہیں وہ مختلف قسم کے کھانے پکا کر تقسیم کرنا اور لوگوں کو کھانے کی دعوت دینا ہے، اس لیے اگر مسلمان اس عمل میں شریك ہو کر ان کا کھانا کھائے اور ان کے دستر خوان پر بیٹھے تو بلا شك و شبہ وہ اس بدعت کو زندہ کرنے میں معاون اور شریك ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:¼وَتَعَاوَنُواْ عَلَى الْبرِّ وَالتَّقْوَى وَلاَ تَعَاوَنُواْ عَلَى الإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُواْ اللّهَ إِنَّ اللّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ«[سورة المائدة:۲]

"اور تم نیكی و بھلائی كے كاموں میں ایك دوسرے كا تعاون كرتے رہو اور برائی و گناہ اور ظلم و زیادتی میں ایك دوسرے كا تعاون مت كرو"

اسی لیے اہل علم كے فتاوى جات میں اس روز اور بدعتیوں كے دوسرے تہواروں میں تقسیم كیا جانے والا كھانا اور اشیاء تناول كرنے كو حرام بیان كیا گیا.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال كیا گیا:

میلاد النبی كے موقع پر ذبح كردہ گوشت كھانےكا كیا حكم ہے ؟

تو شیخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اگر وہ میلاد والے (یعنی جس كا میلاد منایا جا رہا ہے) كے لیے ذبح كیا گیا ہے تو یہ شرك اكبر ہے، لیكن اگر اس نے كھانے كے لیے ذبح كیا ہے تو اس میں كوئی حرج نہیں، لیكن اسے كھانا نہیں چاہیے، اور نہ ہی مسلمان اس مجلس اور میلاد میں حاضر ہو، تا كہ وہ برائی كا عملی اور قولی طور پر انكار كر سكے؛ مگرانہیں نصیحت كرنے كیلئے حاضرہواوران كے ساتھ كھانے وغیرہ میں شریک نہ ہو." انتہی.

دیكھیں: مجموع الفتاوى (٩ / ٧٤).

ہماری اس ویب سائٹ پر اس سلسلہ میں کچھ فتاوی جات موجود ہیں، آپ درج ذیل سوالات کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

سوال نمبر (٧٠٥١) اور (٩٤٨٥).

واللہ اعلم .

الاسلام سوال و جواب